مملکت امامت کا چوتھا تاجدار

جناب مولانا سید نجم الحسن رضوی کراروی صاحب قبلہ، پاکستان

کتب سیر وتواریخ کی سیر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر اسلامؐ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چوتھے خلیفہ برحق حضرت امام علی بن الحسین علیہما السلام ۱۵؍جمادی الاولیٰ ۳۸ھ کو مدینہ منورہ میں اس وقت پیدا ہوئے جب عنان حکومت حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے دست حق پرست میں تھی۔ آپ کے فضائل وکمالات کے بے شمار دریا کتابوں کے دامن میں اوراق کی شکل میں کروٹوں پر کروٹیں لے رہے ہیں۔ آپ حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعد امام وقت اور امام زمانہ تھے۔ علم وزہد وتقویٰ وطہارت اور عبادت خدا وغیرہ میں اپنے باپ کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔

"امام زین العابدین علیہ السلام کی ذات وہ ذات مقدس ہے جو علم، زہد، عبادت وغیرہ میں اپنے باپ حضرت امام حسین علیہ السلام کے حقیقی جانشین تھے۔

(صواعق محرقہ علامہ ابن حجر ص ۱۱۹ طبع مصر ۱۳۲۴ھ)

خدا پرستی اور اپنے حقیقی مالک کی فرمانبرداری میں آپ فرد تھے خالق کا نام تو درکنار جب اس کا تصور آپ کے خانۂ دماغ سے ہوکے گذر جاتا تھا تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے تھے۔ جب وضو کرنے کے لئے بیٹھتے تھے تو آپ کا چہرۂ مبارک خوف کے مارے بالکل زرد ہوجایا کرتا تھا۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہ آپ کی حالت ہر روز اور ہر وضو کرنے کے وقت ایسی ہوجایا کرتی ہے ایک دن پوچھا کہ اے حضرت آخر اس انوکھی بات کا کیا سبب ہے کہ جب آپ وضو کرنے کے لئے جلوہ افروز ہوتے ہیں تو آپ کے چہرہ کا رنگ زرد ہوجایا کرتا ہے تو آپ نے یوں گہرافشانی فرمائی۔ کہ اے بھائی کیا تم نہیں دیکھتے اور نہیں غور کرتے کہ آخر میں کس کے سامنے کھڑا ہونے جارہا ہوں۔"

(صواعق محرقہ ص ۱۱۹)

جب آپ نماز میں مشغول ہوتے تھے تو آپ کے سارے بدن میں زبردست رعشہ پڑ جاتا تھا آپ سے پوچھا گیا کہ آخر آپ کا سارا بدن حالت نماز میں مرتعش کیوں ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ایسے جلیل الشان خالق کے سامنے عالم نماز میں ہوتا ہوں کہ اس کی ہیبت اور اس کے خوف سے رعشہ براندام ہوجایا کرتا ہوں۔

"جب آپ نماز میں مصروف ہوتے تھے تو جسم مبارک میں رعشہ پڑ جاتا تھا اور فرماتے تھے کہ میں چونکہ اپنے مولا کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں اور اس سے مناجات کرنا چاہتا ہوں اس لئے میرا بدن (خوف خدا سے) کانپنے لگتا ہے:

(مطالب السئول، ص ۲۶۲)

دراصل نماز وہی نماز ہے جو انتہائی خلوص کے ساتھ ادا کی جائے نماز میں جس قدر خلوص ہوگا اس کی مقبولیت کا اتنا

ہی یقین ہوگا۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی یہ حالت تھی کہ جب آپ مصلی پر ہوتے تھے ساری دنیا سے غافل ہوکر صرف خالق حقیقی کا خیال رکھتے تھے۔ نماز کی حالت میں سارا گھر جل گیا اور آپ متوجہ نہ ہوئے۔

جس گھر میں آپ نماز پڑھ رہے تھے اور سجدہ کی حالت میں تھے اس میں آگ لگ گئی لوگ چلائے ابن رسول اللہ، ابن رسول اللہ آگ آگ، آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی لوگوں نے بجھا کر پوچھا کہ آخر وہ کون سی چیز ہے جس نے آپ کو غفلت کا نشانہ بنا دیا تھا فرمایا کہ جہنم کی آگ نے دنیا کی آگ سے بے پروا کردیا ہے۔'' (مطالب السئول)

علامہ ابن حجر مکی صواعق کے صفحہ ۱۱۹ میں لکھتے ہیں:

اُفق تواریخ پر یہ موجود ہے کہ آپ رات دن میں ایک ہزار رکعت نماز ادا فرماتے تھے:

ہماری مذکورۂ بالا تحریر سے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی کیفیت عبادت کا ہلکا سا نقشہ ناظرین کرام کے سامنے آجائے گا۔ یہی عبادت وہ ہے جس کی وجہ سے آپ کو زین العابدینؑ کا لقب ملا۔ علامہ محمد ابن طلحہ شافعی عالم اہلسنت اپنی کتاب مطالب السئول کے صفحہ ۲۶۲ پر رقم طراز ہیں:

''آپ کا لقب زین العابدینؑ ہونے کا سبب یہ تھا کہ ایک رات آپ محراب عبادت میں مشغول تہجد تھے کہ شیطان اژدہے کی شکل میں متشکل ہوکر آپ کے پاس اس لئے آیا کہ آپ کو نماز سے پھیر دے لیکن جب آپ نے اس کی طرف ذرا بھی التفات نہ کیا تو وہ پیر کے انگوٹھے کے قریب آیا اور انگوٹھے کو منھ میں لے لیا، آپ نے پھر بھی التفات نہ فرمایا تو کاٹنے لگا مگر آپ نے نماز نہ توڑی جب نماز سے فراغت حاصل کی تو آپ کو منجانب اللہ علم ہوا کہ وہ شیطان تھا آپ نے اس پر لعنت کی اور طمانچہ مار کر ہٹا دیا وہ تو چلا گیا لیکن جب آپ نے اپنے وظائف سے فراغت پائی تو ایک آواز ''انت زین العابدین'' کی تین بار آپ کو سنائی دی مگر قائل کا پتہ نہ تھا یہ کلمہ اسی وقت سے ظاہر ہوا اور لقب کی شکل میں مشہور ہوگیا۔''

یوں عبادت کی جناب عابد بیمار نے
عرش سے آئی صدائے ''انت زین العابدینؑ''

علامہ ابن حجر عالم اہلسنت لکھتے ہیں:

''حضرت امام زین العابدینؑ نہایت ہی چشم پوشی اور عفو کرنے والے تھے ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ کو برا بھلا کہا تو آپ نے توجہ نہ فرمائی اس نے کہا کہ میں آپ کو کہتا ہوں آپ نے فرمایا میں تجھ کو معاف کرتا ہوا، تجھ سے اعراض کرتا ہوں اور کوئی تعرض نہیں کرنا چاہتا۔''

(صواعق محرقہ، ص ۱۲۰ طبع مصر)

آپ کی غلام نوازی کے واقعات بتاتے ہیں کہ بندگان خدا کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے ساری دنیا کو فرائض انسانیت پر کیونکر عمل کرنا چاہئے۔ ہم ذیل میں چند مستند واقعات لکھتے ہیں جس سے آپ کی غلام نوازی کی اہمیت واضح ہوجائے گی۔

(۱) مروی ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے

ایک غلام کو دو مرتبہ آواز دی اس نے کوئی جواب نہ دیا پھر تیسری مرتبہ بولا آپ نے فرمایا کہ اے بچے کیا تو نے میری آواز نہ سنی تھی کہاں ہاں ہاں سنی تھی فرمایا پھر جواب کیوں نہ دیا کہا اس لئے کہ میں اس بات سے بے خوف تھا کہ آپ مجھ پر غصہ کریں گے۔ یہ سن کر آپ نے اس کو امن دیتے ہوئے خدا کا شکر ادا کیا کہ خدا نے مجھ سے میرے غلام کو بے خوف رکھا۔ (ارشاد شیخ مفید، ج ۲ ص ۲۹۷ طبع ایران)

(۲) راوی کہتا ہے کہ حضرت امام زین العابدینؑ کی لونڈی وضو کے لئے پانی لائی آپ پر اس کے ہاتھ سے لوٹا چھوٹ کر گرا اور زخمی کر دیا۔ آپ نے اس کی طرف جونہی سر اُٹھایا لونڈی نے کہا خدا فرماتا ہے نیک بندے وہ ہیں جو غصے کو پی جاتے ہیں آپ نے فرمایا میں نے غصے کو روک لیا، پھر اس نے کہا اور لوگوں کو درگزر کرتے ہیں، فرمایا میں نے معاف کیا پھر اس نے کہا اور خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے، آپ نے فرمایا کہ جا خدا کی راہ میں تو آزاد ہے۔''

(ص ۲۹۷)

(۳) راوی کہتا ہے کہ جب زید ابن اسامہ ابن زید کا وقت موت قریب آیا تو رونے لگے امام زین العابدین علیہ السلام نے پوچھا اے بھائی کیوں روتے ہو کہا مجھ پر پندرہ ہزار دینار قرض ہیں اور میں اس کو ادا نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ تم مت روؤ آج سے وہ قرض مجھ پر ہے تم اس سے بری ہو اس کے بعد آپ نے اس کو ادا فرما دیا۔''

(ارشاد ص ۲۹۸)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ذات اقدس وہ تھی کہ جس کی مدح سرائی سے زبان قلم قاصر ہے آپ فقراء مدینہ کے سوگھروں میں اس وقت جب پردہ شب حائل ہو جایا کرتا تھا آب وطعام پہنچایا کرتے تھے جب آپ کا انتقال ہوا اور یہ سلسلہ بند ہوا تب لوگوں کو احساس ہوا کہ وہ یہی شہید تھا جو ہماری خدمت کرتا تھا ورنہ اس سے قبل ان لوگوں کو خبر تک نہ ہوئی تھی کہ ہمارا پوشیدہ مربی کون ہے جو ہمیں کھانا پانی دیتا ہے۔ فقراء مدینہ ہی کی خدمت گزاری کا یہ نتیجہ تھا کہ آپ کی پشت اقدس پر گٹھا پڑ گیا تھا۔

آپ کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ جب آپ کا انتقال ہوا تو لوگوں کو معلوم ہوا کہ آپ اہل مدینہ کے سوگھروں کی ہر طرح سے کفالت کرتے تھے محمد ابن اسحاق کہتے ہیں کہ اہل مدینہ میں سے اکثر لوگ اس طرح زندگی بسر کرتے تھے کہ ان کو قطعاً خبر نہ تھی کہ یہ سب کہاں سے آیا کرتا تھا جب آپ کا انتقال ہو گیا تو شب کا آب وطعام بند ہو گیا۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس چوتھے جانشین کی مدح کرتے ہوئے عالم جلیل اہلسنت علامہ ابن صباغ مالکی رقم طراز ہیں:

''آپ اکثر پوشیدہ طور پر صدقات دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ پوشیدہ صدقہ دینا غضب خدا کی آگ کو بجھاتا ہے ابن عائشہ کا بیان ہے کہ اہل مدینہ کہا کرتے تھے کہ امام زین العابدینؑ کے انتقال سے پہلے ہم نے کبھی پوشیدہ صدقہ (کے قبول کو) نہیں چھوڑا۔''

اگر بغور دیکھا جاوے تو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو سلام کہنا معمولی وقار

کی چیز نہیں ہے جابر کا بیان ہے کہ مجھے رسولؐ اللہ نے امام زین العابدین علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام کے متعلق فرمایا تھا کہ ان سے میرا اسلام کہہ دینا۔

علامہ ابن حجر مکی عالم اہلسنت تحریر فرماتے ہیں:

''جناب جابر ابن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں نے امام زین العابدینؑ سے (جو نہایت ہی کمسن تھے) کہا کہ آپ کو رسول اللہ نے سلام کہا ہے آپ نے فرمایا آخر کیونکر؟ جابر نے عرض کی میں آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچا تو آپ کی گود میں امام حسینؑ جلوہ گر تھے اور آپ ان سے کھیل رہے تھے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ اے جابر اس ہمارے حسینؑ سے ایک بچہ پیدا ہوگا جس کا نام علیؑ ہوگا اس کی منزلت یہ ہوگی کہ جب روز قیامت ہوگا تو ایک منادی اس کو پکارے گا اور وہ خدا کے سامنے (گنہگار شیعوں کے سفارش کرے گا) پھر اس سے ایک بچہ محمد نامی پیدا ہوگا۔ اے جابر دیکھو اگر اس سے ملاقات ہو جائے تو اسے بھی میرا اسلام کہہ دینا۔''

ہماری ان چند سطروں سے امام زین العابدین علیہ السلام کی زندگی کے بعض قابل قدر حالات معلوم ہوئے اگر تفصیل ملاحظہ کرنا ہو تو کتب طوال کی طرف التفات کرنا چاہئے جس سے ان کے زندگی کے عبرتناک واقعات اور حیرتناک معجزات کا پتہ چل جاوے گا۔ ❁❁❁